مارشل لاء ختم کرائیں بلکہ اہلِ وطن کو مسلمہ جمہوری حقوق بھی عطا کریں۔ ورنہ وطنِ عزیز ممکن ہے جمہوری برادری میں اپنا کھویا ہوا مقام کبھی نہ حاصل کر سکے گا۔

ماہِ ذوالحجہ کے اختتام کے ساتھ ہی ماہِ محرم کا جب آغاز ہوتا ہے تو ملک بھر میں شیعہ حضرات حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سوگ منانا شروع کر دیتے ہیں۔ مجالسِ عزا منعقد ہوتی ہیں ذاکر حضرات فنِ خطابت میں اپنے اپنے جوہر دکھاتے ہیں۔ اور بزعم خویش عوام کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے کارہائے نمایاں سے آگاہ کرتے ہیں۔ پھر دس محرم الحرام کو اس سلسلہ کا سب سے بڑا جلوس نکلتا ہے۔ جس میں سینہ کوبی کی جاتی ہے۔ مرثیے پڑھے جاتے اور عَلَم نکالے جاتے ہیں۔ شیعہ حضرات کا یہ مسلک ہے اور ان کا یہ مذہب ہے۔ لہٰذا ہمیں اس حد تک تو کوئی اعتراض نہیں کہ وہ اپنے مذہب کے مطابق رسومات ادا کریں۔ مگر اس موقع پر ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔

۱۔ وطنِ عزیز اس وقت شدید بحرانی کیفیت سے گزر رہا ہے پاکستانی سرحدوں پر سرخ سامراج کے عَلَم لہرا رہے ہیں۔ اور بعض غیر ملکی طاقتیں پاکستان کو کمزور کرنے کے درپے ہیں۔ اندرونی طور پر بھی ملکی حالات قابلِ فخر نہیں۔ حکومت اور دیگر سیاسی جماعتوں میں رسہ کشی اپنے عروج پر ہے۔ ایسے حالات میں ملک کو اندرونی طور پر امن و استحکام کی اس وقت شدید ضرورت ہے اور یہ بات کسی طور مناسب نہیں کہ ملک میں فرقہ وارانہ فضا پیدا کی جائے۔ شیعہ سنی کا جھگڑا پیدا کیا جائے یا مسلمانوں کو باہمی طور پر پریشان خیال کر دیا جائے۔ اور یہ بات صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ اہلِ سنت حضرات کی طرح شیعہ حضرات بھی اپنے اندر سے غلو کو ختم کر دیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ سب مسلمانوں کے لیے سرمایۂ حیات ہیں اور ان کی محبت و عقیدت ہر مسلمان کا جزوِ ایمان ہے۔ مگر کیا آپ کی عظمت و احترام کے لیے ضروری ہے کہ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام کو ناپسندیدہ القابات سے نوازا جائے اور اس طرح اہلِ سنت کی دل آزاری کی جائے۔ ملک میں باہمی محبت پیار اور اعتماد کی فضا پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اہلِ سنت کے مذہبی جذبات کا بھی پورا پورا احترام کیا جائے۔ یہی ایک صورت ہے جس کی بنیاد پر وطنِ عزیز میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا ہو سکتی ہے۔ امید ہے شیعہ اکابرین تقیہ کئے بغیر ہماری اس گزارش پر ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں گے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

۲۔ محرم کے سلسلہ میں ہم دوسری گزارش اربابِ حکومت سے کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت بلکہ